بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

نمبر ۲۲	۲۷ صلح ۱۳۴۵ ہش ۵ شوال ۱۳۸۵ھ ۲۷ جنوری ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

○ — ربوہ ۲۶ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

○ — مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن (احمدیہ منزل سکھر) امسال حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔ انہوں نے حج پر جانے والے دیگر احباب جماعت سے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ انہیں اپنے پروگرام سے اطلاع دیں تاکہ کراچی اور پھر مکہ معظمہ میں باہم ملاقات ہوسکے نیز وہ درخواست کرتے ہیں کہ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر منزل میں اس کا فضل شامل حال رہے۔ اور وہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد بخیر و خوبی وطن واپس آئیں۔ آمین۔

○ — حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۳ جنوری بروز عید الفطر بعد نماز عصر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ممتاز خادم حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند مکرم حبیب الرحمٰن صاحب درد کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم خلیفہ عبد المنان صاحب دار البرکات ربوہ کے ساتھ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ حضرت خلیفہ نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف جموں کی پڑپوتی اور محترم خلیفہ عبد الرحیم صاحب مرحوم سابق ہوم سیکرٹری حکومت جموں و کشمیر کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ان دونوں مخلص خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور اسے غیر معمولی رنگ میں ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

○ — حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی خاکسار کے لڑکے عزیز کریم اللہ زیروی طالب علم پی ایچ۔ ڈی فارمیکالوجی لوئیس ول امریکہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ اللطیف شوکت صاحبہ طالبہ ایم۔ ایس سی (باٹنی) لاہور بنت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ بعوض حق مہر دس ہزار روپیہ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء بروز عید الفطر بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نکاح میں طرفین اور سلسلہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے عظیم الشان برکت ڈالے۔ اور اسے غیر معمولی طور پر مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔ اے انسپکٹر وقف جدید ربوہ

○ — حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی دولت رشک کا مقام نہیں رشک کا مقام دُعا ہے

رمضان کا مہینہ گزر گیا الحمد للہ کہ یہ دن عافیت اور تندرستی سے حاصل ہوئے

(۱) "دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دُعا ہے۔ مَیں نے اپنے احباب حاضرین اور غیر حاضرین کے لئے جن کے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی۔ آج بہت دعا کی اور اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کی جاتی تو سرسبز ہو جاتی۔ ہمارے احباب کے لئے یہ بڑی نشانی ہے۔

رمضان کا مہینہ گزر گیا۔ الحمد للہ عافیت اور تندرستی سے یہ دن حاصل ہوئے۔ پھر اگلا سال خدا جانے کس کو آئے گا کس کو معلوم ہے کہ اگلے سال کون ہوگا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے ہیں"۔ (ملفوظات جلد اول ص۲۳۹)

(۲) "نبی ہر وقت خدا تعالیٰ ہی سے باتیں کرتا رہتا ہے اور یہی دعا کرتا رہتا ہے کہ اے خدا میں تجھ سے پیار کرتا ہوں اور تیری ہی رضا کا طالب ہوں مجھ پر ایسا فضل کر کہ مَیں اس نقطہ اور مقام تک پہنچ جاؤں جو تیری رضا کا مقام ہے۔ مجھے ایسے اعمال کی توفیق دے جو تیری نظر میں پسندیدہ ہوں۔ دُنیا کی آنکھ کھول کہ وہ تجھے پہچانے اور تیرے آستانہ پر گرے۔ یہ اس کے خیالات ہوتے ہیں اور یہی اس کی آرزوئیں اور ان میں وہ ایسا محو اور فنا ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کو شناخت نہیں کر سکتا۔ نبی اس سلسلہ کو ذوق کے ساتھ دراز کرتا ہے اور پھر اس میں اس مقام تک پہونچ جاتا ہے کہ اس کا دل پگھل جاتا ہے اور اس کی روح بہہ نکلتی ہے۔ وہ پورے زور اور طاقت کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گرتی اور انت ربّی انت ربّی کہہ کر پکارتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم جوش میں آتا ہے اور وہ اس کو مخاطب کرتا اور اپنے کلام سے اس کو جواب دیتا ہے۔ یہ ایسا لذیذ سلسلہ ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ نہیں سکتا اور یہ لذت ایسی ہے کہ الفاظ اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ پس وہ بار بار مستسقی کی طرح باب ربوبیت کو ہی کھٹکھٹاتا رہتا ہے اور وہاں ہی اپنے لئے راحت و آرام پاتا ہے وہ دنیا میں ہوتا ہے لیکن دنیا سے الگ ہوتا ہے وہ دنیا کی کسی چیز کا آرزومند نہیں ہوتا لیکن دنیا اس کی خادم ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کے قدموں پر دنیا کو لا ڈالتا ہے!"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶۰-۳۶۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۶ء

اسلامی ممالک کو اندرونی امن کی ضرورت ہے

آج جبکہ تمام مادی قوت غیر مسلم اقوام کے ہاتھ میں ہے چاہیئے تھا کہ اسلامی ممالک میں اندرونی امن قائم ہوتا تاکہ نہ صرف وہ دنیوی لحاظ سے مضبوط ہو جاتے۔ بلکہ اس سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بھی مدد ملتی۔ مگر یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج زیادہ تر اسلامی ممالک ہی جہاں نسبتاً امن مفقود ہے۔ اور ان ممالک کے رہنے والے سربرآوردہ اور قابل لیڈر بجائے اس کے کہ وہ باہم صلح و صفائی کے ساتھ رہ کر ملک کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے۔ ایک دوسرے کو مٹانے اور ایک دوسرے کے برخلاف سازشیں کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کی وجہ شائد اکثر یہ ممالک ابھی تھوڑی مدت ہوئی ہے کہ آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے ہیں۔ اور ان کی طبائع میں ابھی وہ ٹھہراؤ اور استقلال پیدا نہیں ہوا جو آزاد قوموں میں ہونا چاہیئے۔ لیکن جہاں تک نو آزاد افریقی ممالک کا تعلق ہے۔ ہماری دانست میں ان خونی انقلابات کی جو ان ممالک میں رونما ہو رہے ہیں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ جن قوموں کو مجبور ہو کر انہیں آزادی دینی پڑی ہے وہ نہیں چاہتیں کہ یہ آزاد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں وہ یہی چاہتیں ہیں کہ وہ اپنا وقت اور مال باہم جنگ و جدل میں خرچ کرتی رہیں۔ چنانچہ آزادی دیتے وقت یہ اقوام آزادی حاصل کرنے والے ممالک کے اندر پھوٹ کے ایسے بیج بو کر نکلتی ہیں کہ جن سے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کانگو کو دیکھ لیجئے کہ کئی سال سے آزاد ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک وہاں کوئی حکومت ایسی قائم نہیں ہو سکی جو اطمینان سے ترقی کے کاموں کی طرف رجوع کر سکے۔ کوئی لیڈر قتل ہوتا ہے تو کوئی ملک سے بدر ہو جاتا ہے جس کا زور چلتا ہے وہ وزارت عظمیٰ کی گدی سنبھال لیتا ہے۔ جب کوئی دوسرا شخص موقعہ پاتا ہے تو اس کا قصہ تمام کر دیتا ہے۔

یہی حال اب نائیجیریا کا ہو رہا ہے۔ شمالی نائیجیریا ایک اسلامی اکثریت کا ملک ہے اس لئے دینی لحاظ سے ہمیں اس ملک میں جو خونی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔ اس سخت دلی رنج پہنچا ہے۔ ایک ہی سانحہ میں کئی ایک قابل لیڈروں کو تلوار کی گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہمیں جس شخص کے قتل کا زیادہ رنج ہے وہ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج احمدو بیلو کی شخصیت ہے۔ یہ مقتدر ہستی ایک اچھا مسلمان تھا اور اس کو اسلام سے بہت محبت تھی۔ اور نائیجیریا میں اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا خواہشمند تھا۔ چنانچہ گزشتہ سال مدینہ میں جو رابطہ عالم اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں انہوں نے خاص دلچسپی لی تھی اور ایک نہایت مفید تقریر بھی کی تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمدو بیلو کے سینہ میں ایک ایسا دل تھا جو اسلام کے لئے دھڑکتا تھا۔

کانفرنس مذکورہ بالا میں الحاج احمدو بیلو کی تقریر کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"برادران کرام! ہمارا ملک نائیجیریا اگرچہ ترقی کی شاہراہ پر چل رہا ہے اور اسے جغرافیائی اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تاہم یہاں کے مسلمانوں کی حالت تسلی بخش نہیں۔ نائیجیریا ایک نو آزاد مملکت ہے۔ جہاں مختلف عقیدوں اور ثقافتوں کے لوگ آباد ہیں۔ مسلمان اکثریت میں ہونے کے باوجود دوسری اقلیتوں خاص طور پر عیسائیوں کے مقابلے میں تعلیم جدید اور ثقافت بہت پیچھے ہیں کیونکہ انہیں بیرون ملک سے بڑی مالی امداد ملتی ہے۔

دوسرے افریقی ممالک کی طرح نائیجیریا میں بھی فطری مظاہر پرستوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ چنانچہ ان میں تبلیغ کے لئے اسلام کے مبلغین اور مسیحی مشنروں میں بڑا سخت مقابلہ رہتا ہے۔ بعض مسلمان مبلغوں نے اپنے طور پر ان مظاہر پرستوں میں کام کیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے انہیں بہت کامیابی ہوئی۔ مظاہر پرستوں کی کثیر تعداد اسلام قبول کر رہی ہے۔ دسمبر ۱۹۶۳ء سے مارچ ۱۹۶۵ء کے درمیانی عرصہ میں مسلمان ہونے والوں کی تعداد ۱۷۶۹۳۰ ہے۔ ان کے علاوہ بعض مشہور عیسائی شخصیتوں نے بھی اسلام قبول کیا۔"

(ماہنامہ فکر و نظر جولائی ۱۹۶۵ء ص ۲۵ و ص ۲۶)

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے اسلامی مشن نہایت کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ ہم یہاں جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسی شخصیت کا قتل جو ایک اسلامی ملک کا وزیر اعظم ہی نہیں بلکہ علم و فضل کا بھی مالک تھا اور باوجود حکومت کی عنان ہاتھ میں ہونے کے اسلام کی اشاعت کے لئے درد رکھتا تھا اور اس میں کافی دلچسپی لیتا تھا۔ یقیناً عالم اسلامی کے لئے نہایت الم انگیز اور دردناک واقعہ ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ کو بھی گولی مار دی گئی ہے یہ اور بھی رنجدہ بات ہے کہ بغاوت کا اندھا جوش مرد عورت میں بھی تمیز نہیں کرتا۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ الحاج احمدو بیلو کو شہید کرنے والے کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم تھے۔ اغلباً وہ مذہباً شائد مسلمان ہی ہوں گے۔ اگر یہ درست ہے تو یہ بات اور بھی قابل افسوس ہے۔ آپ کی اس تقریر کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

"نائیجیریا میں یورپی استعمار کے تسلط سے پہلے مغربی ساحل پر مسلمانوں کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ ہم نے وہاں "انتظامیہ" کے نام سے ایک علمی مرکز بنایا ہے۔ جو اس دور کی تاریخی دستاویزیں شائع کر رہا ہے۔

برادران کرام! اسلام ہمیشہ ایک دائمی اور ابدی قوت رہا ہے۔ اگر کوئی کمزوری اور خامی ہے تو ہم مسلمانوں میں ہے اور اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے نفوس کی مناسب تنظیم نہیں کر پائے اور دعوت اسلام کی نشر و اشاعت میں اپنی جدوجہد ترک کر دی۔

اللہ تبارک و تعالےٰ نے باہمی تعاون اور خیر و تقوےٰ کا حکم دیا ہے۔ اللہ نے ہمیں خیر امة اخرجت للناس کہا ہے۔ انہی احکامات ربانی کی روشنی میں محبت و ہمدردی کی وہ روح اجاگر ہوتی ہے جو معاشرہ اسلامی کو ایک رشتہ سے منسلک کرتی ہے۔ آج اسی تنظیم کا فقدان ہے کہ ہم اسلام کی عظیم اقدار سے محروم ہیں۔ ہمیں اسلام کی شمع کو از سر نو فروزاں کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی ضیا پاشیوں سے دنیا منور ہو۔ ہمیں اپنے نوجوان مردوں اور عورتوں کو جدید علوم و فنون کی تربیت دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ اس دور کے چیلنج کا مقابلہ کریں۔"

(ماہنامہ فکر و نظر جولائی ۱۹۶۵ء ص ۲۶)

ان کے علاوہ سر ابوبکر بلیوا کو قتل کر دیا گیا ہے جو وفاقی وزیر اعظم تھا۔ یہ امر اور بھی قابل افسوس ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سنجیدہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں باہمی اتحاد و یکجہتی کی فضا کے قیام اور امن کے استحکام کی کوشش کریں۔ اور باغیانہ سرگرمیوں کو پنپنے نہ دیا جائے۔ اس وقت اسلام پر بہت نازک وقت آیا ہوا ہے۔ غیر مسلم اقوام جن کے ہاتھ میں مادی طاقت ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ اسلامی ممالک کم از کم اندرونی امن کے قیام میں پورا زور خرچ کر دیں۔ اور ہر ایسے کاروائی کرنے والوں، سازشیوں اور شرانگیزوں اور بغاوت کے خیالات کو راہ نہ پانے دیں۔

یہ امر قابل تعریف ہے کہ اکثر درد مند مسلمان چاہتے ہیں کہ اسلامی ملک باہم متحد ہو جائیں۔ تاکہ غیر مسلم خاص کر عیسائی اور الحادی اقوام کی یورش سے محفوظ ہو جائیں۔ اس کے لئے جدوجہد کرنا واقعی بڑا ضروری ہے۔ مگر یہ بات بھی احسن طریق اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ کہ پہلے مسلمان اپنے اپنے ملک میں پُر امن طریق سے رہنا سیکھ لیں۔ غیر مسلم کوشش کرتے ہیں کہ اسلامی ملکوں میں اندرونی امن قائم نہ ہو۔ اس لئے وہ

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

اسلام ــــــ مغربی جرمنی میں

احمدیہ مشن فرانکفورٹ کی تبلیغی مساعی ــــــ تین افراد کا قبولِ اسلام

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ

نومبر کے وسط میں خاکسار ایک مقام ڈسل ڈورف (DUSSLDORF) کے ایک کلب کی دعوت پر تقریر کرنے کے لئے گیا۔ تقریر کا موضوع "اسلام میں عورت کا مقام" تھا۔ خاکسار نے قبل از اسلام کی حالت کا مختصر نقشہ کھینچنے کے بعد اسلام میں عورت کے اس رفیع المنزلت مقام کا ذکر کیا جو اسلام نے عورت کو اس کی ہر سہ حیثیتوں یعنی بیٹی۔ بیوی اور ماں ہونے کے اعتبار سے دیا ہے۔ حاضرین جو تمام کے تمام نوجوان اور طبقہ مرداں و نسواں دونوں سے تعلق رکھتے تھے کافی محظوظ ہوئے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا ایک لمبا اور دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ اکثر سوالات کی تان پردہ اور تعدد ازدواج پر آکر ٹوٹتی تھی۔ خاکسار نے ان ہر دو کی اہمیت اور ضرورت واضح کی۔ اور بتایا کہ اب وقت بتائے گا کہ کونسا حل زیادہ کامیاب اور قابلِ عمل ہے۔ یہ تقریب ایسی دلچسپ رہی کہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا کہ "یہ مجلس شام ایک دلچسپ ترین مجلس تھی"!

خاکسار کو اس سفر کے دوران جرمنی کی دو بڑی یونیورسٹیوں میں جانے اور ان کے ڈائریکٹران اور پروفیسران کو ملنے کا بھی موقع ملا۔ بون (BONN) یونیورسٹی کے شعبہ علوم مشرقی کے ڈائریکٹر پروفیسر اوسپیس (O. Spies) سے ملا اور اپنا اور سلسلے کا تعارف کرایا۔ پروفیسر موصوف جو عربی اور فارسی دونوں زبانوں کے ماہر ہیں بڑے تپاک سے پیش آئے اور اپنی لائبریری میں لے گئے جہاں صحاح ستہ۔ تاریخِ اسلام اور فقہ کی بڑی بڑی کتب دکھائیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر خاکسار یونیورسٹی لائبریری کے نائب انچارج ڈاکٹر (Henelam) وینگ سے ملا۔ وہ یہ معلوم کر کے کہ میں پاکستانی ہوں مجھ سے اردو میں گفتگو کرنے لگے۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اردو اپنی کوشش اور شوق سے سیکھی ہے خاکسار نے انہیں اپنا جرمن ترجمہ قرآن اور انگریزی تفسیر القرآن کی ایک ایک جلد دکھائی اور لائبریری کے لئے خریدنے کو کہا۔ انہوں نے انچارج لائبریری سے مشورہ کر کے جواب دینے کا وعدہ کیا۔ دوسرے دن خاکسار کولون (KOELN) میں پہنچا۔ یہ جرمنی کا پانچواں بڑا شہر اور اپنی یونیورسٹی اور بعض دیگر قدیم عمارات کی بدولت مشہور ہے۔ بعض حکومتوں کے سفارت خانے بھی یہاں ہیں۔ پہلے شعبہ علومِ مشرقی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر گریف (GRAEF) سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مختصر تعارف کے بعد خاکسار نے لٹریچر کی ایک فہرست پیش کی اور نمونہ کی کاپیاں دکھائیں۔ تفسیر القرآن کی جلد دیکھ کر کہنے لگے کہ ہمارے پاس پہلے ہی بہت سی تفسیریں موجود ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ جیسی یہ تفسیر ہے ایسی آپ کے پاس کوئی بھی نہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اپنے نائب سے کوئی تفسیر لائبریری میں سے نکال کر لانے کو کہا اور پھر ہر دو کا مقابلہ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ ہماری تفسیر خریدنے پر آمادہ ہو گئے یہاں سے فراغت پا کر خاکسار نے یونیورسٹی لائبریری کے انچارج ڈاکٹر کارسٹن (CORSTEN) سے ملاقات کی۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہاں ہمارا ترجمہ قرآن بزبان جرمن پہلے سے ہی موجود ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے انگریزی تفسیر القرآن دیکھتے ہی اس کے خریدنے کا آرڈر دے دیا۔ پھر خاکسار یہاں کے شعبہ دینیات کے ڈائریکٹر سے بھی ملا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک اور شہر آخن (AACHEN) کی یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے بھی انچارج ہیں۔ ان سے بات چیت ہوئی کتب دیکھ کر انہوں نے دونوں یونیورسٹیوں کے لئے جرمن ترجمہ القرآن کا ایک ایک نسخہ خرید لیا۔ ایک دوسرے سفر کے دوران خاکسار کو مائنز (Mainz) یونیورسٹی میں جانے کا موقع ملا۔ یہاں کا شعبہ دینیات جو پہلی دونوں یونیورسٹیوں سے بڑا ہے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ الگ الگ حصوں میں منقسم ہے۔ خاکسار ہر دو کے انچارج صاحبان سے ملا۔ اوّل الذکر کے پروفیسر ڈاکٹر بنزنگ Benzing سے بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ وہ یہ سُن کر کہ میں نے سوا سال کے عرصہ میں اس قدر جرمن زبان سیکھ لی ہے بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے "ماشاء اللہ"۔ ایک جرمن کی زبان سے عربی بلکہ قرآنی جملہ سُننا میرے لئے حیرت کا موجب تھا۔ دورانِ گفتگو مجھے معلوم ہوا کہ پروفیسر موصوف عربی زبان میں اچھی دسترس رکھتے ہیں انہوں نے بھی انگریزی تفسیر القرآن اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "دعوۃ الامیر" کا انگریزی ترجمہ اپنی لائبریری کے لئے خرید لیا۔ اسی طرح یونیورسٹی لائبریری کے ڈائریکٹر سے مل کر بھی تفسیر انگریزی کا آرڈر حاصل کیا۔

دار التبلیغ میں

ایک عیسائی پادری کی آمد۔ نومبر کے آخر میں ایک عیسائی پادری صاحب۔ ۱۲ نوجوانوں کی معیت میں طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد میں آئے۔ سب سے پہلے انہوں نے اسلامی نماز کا منظر دیکھا جس سے وہ بے حد متاثر ہوئے۔ ہمارے نو مسلم دوست مسٹر محمود اسمٰعیل زوشش نے ان کے سامنے نماز کا فلسفہ اور اسکی نمایاں خصوصیات بیان کیں۔ پروگرام کا دوسرا حصہ ایک تقریر پر مشتمل تھا جو خاکسار نے اسلامی تعلیمات پر کی۔ اسلام کی معاشرہ اور اخلاق کے بارے میں اصولی ہدایات کا ایک اجمالی نقشہ پیش کرتے ہوئے خاکسار نے بیان کیا کہ صرف اچھی تعلیم کا ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرانے کے لئے ایک نظام درکار ہے جس کا مرکزی نقطہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے مصلح ہوتے ہیں۔ ایک ایسا ہی مصلح اس زمانہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں ظاہر ہوا ہے تقریر کے خاتمے پر اسلام پر عام گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سوال یہ کیا گیا کہ مسلمان سؤر کا گوشت کیوں نہیں کھاتے۔ خاکسار نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ سوال بجائے ہم سے پوچھنے کے اپنے پادریوں سے پوچھو کہ جب بائیبل نے اسے مکروہ اور ناپاک جانور قرار دیا ہے تو عیسائی لوگ اسے کیوں کھاتے ہیں بعد میں انہیں اسکی حرمت کی اصل وجہ تفصیل سے سمجھائی گئی۔

سیمینار

ابتدائے نومبر سے ہمارے نومسلم جرمن نوجوان مسٹر محمود اسمٰعیل کی طرف سے اسلام کے اہم بنیادی مسائل پر مشتمل تقریروں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا ہے جو آٹھ نشستوں میں ختم ہو گا۔ اس سلسلہ کا مکمل پروگرام چھاپ کر دو ہزار کی تعداد میں یونیورسٹی اور مشن سے دلچسپی رکھنے والے دیگر احباب میں تقسیم کیا گیا دسمبر تک اس کے چار اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ یہ اجلاس تقریر سے زیادہ تدریس کی شکل میں ہوتا ہے اور کسی وقت بھی کوئی سوال پیدا ہونے پر مقرر کو ٹوک کر وضاحت کروالی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ سُننے والوں کے لئے نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔ یہ سلسلہ مارچ تک انشاء اللہ جاری رہے گا۔

زائرین

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلم اور غیر مسلم زائرین کا سلسلہ جاری رہتا ہے انہیں اسلام کے متعلق حسب موقع وضروری معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ لٹریچر پیش کیا جاتا ہے اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے ایک ایسے ہی جرمن میاں بیوی آئے دیر تک تبادلۂ خیالات کرتے رہے اور اسلام کے بارے میں نہایت اچھی رائے لے کر واپس گئے ایک اور جرمن نوجوان جو اسلام قبول کر چکے ہیں ٹیپ ریکارڈ لائے اور نماز اور دوسری مسنون دعائیں ریکارڈ کر کے لے گئے تا صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کر سکیں۔ ایک عورت نے ٹیلیفون کیا کہ وہ مسلمان ہے اور اسے ایک سکول میں اسلام پر تقریر کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اسے اسلام کا کچھ علم نہیں۔ کیا میں اسکی مدد کر سکتا ہوں۔ میں نے کہا آپ بڑے شوق سے آئیں میں ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہوں۔ وہ ہفتہ کے روز اپنے خاوند کے ہمراہ آئی جو امریکن شہری ہے اس کے پاس دس بارہ سوالات پر مشتمل ایک پرچہ تھا کہنے لگی میری بچی ہائی سکول میں پڑھتی ہے وہاں کی دینیات کی ٹیچر نے ان سوالات کی روشنی میں تقریر کرنے کے لئے کہا ہے۔ میں نے سوالات کے جوابات سمجھانے شروع کئے۔ اتنے میں شام ہو گئی۔ انہوں نے رخصت چاہی۔ میں نے انہیں کہا آپ سوالات میرے پاس چھوڑتے جائیں میں جواب تیار کر کے بھیج دوں گا۔ میں نے رات جواب لکھ دیئے صبح ٹائپ کر کے بذریعہ ایکسپریس ڈاک اسے بھیج دیئے تاکہ دوسرے دن انہیں مل جائیں۔ اس سے اگلے روز اس کی تقریر تھی شام کو اس نے مجھے فون کرنا چاہا۔ میں موجود نہ تھا۔ پھر علی الصبح فون کیا۔ بڑی خوش تھی کہ تقریر نہایت دلچسپ رہی اور طلباء اور اساتذہ کے لئے اضافہ علم کا باعث ہوئی۔ ایک ٹیچر نے کہا تھا کہ اگر یہی اسلام ہے جو تقریر میں بیان کیا گیا ہے تو یقیناً یہ سچا مذہب ہے۔

الوداعی پارٹی

۱۹ر دسمبر کو برادرم مکرم محمود احمد صاحب چیمہ کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت کے علاوہ بعض اور مسلم اور غیر مسلم دوستوں کو بھی دعوت دی گئی۔ چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن ہمبرگ سے تشریف لائے انہیں کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم محمد شریف صاحب خالد نے کی جس کے بعد انہی کی ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی دو نظمیں سنوائی گئیں۔ بعد ازاں مشن کے سیکرٹری مسٹر محمود اسمٰعیل نے الوداع ہونے والے مبلغ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ ان کی قابلِ قدر خدمات کو سراہا جو انہوں نے اپنے عرصہ قیام کے دوران سرانجام دی ہیں۔ اس کے جواب میں چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ نے سیکرٹری موصوف اور تمام جماعت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کے ساتھ پورا تعاون کیا ہے۔ ان کے بعد خاکسار نے انہیں الوداع کہتے ہوئے درخواست کی کہ وہ ربوہ کی مقدس بستی کے رہنے والوں کو ہمارا اسلام پہنچائیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے السلام علیکم عرض کریں اور جماعت کی ترقی کے لئے حضور سے دعا کی درخواست کریں۔ آخر میں صاحبِ صدر جناب چوہدری عبداللطیف صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی کوششوں کو سراہا جو انہوں نے اپنے تین سالہ عرصہ قیام میں ہمبرگ اور فرانکفورٹ میں سرانجام دی ہیں۔

تین افراد کا قبولِ اسلام

پچھلے دنوں ایک جرمن لڑکی نے فون کیا کہ اسلام قبول کرنے کے لئے اسے کیا کرنا چاہئیے۔ خاکسار نے اسے مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ اسلام سے اس کی دلچسپی کا سبب پوچھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ بعض بلادِ اسلامیہ میں رہ چکی ہے۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے بعض حصے اس نے پڑھے ہیں۔ اب اگرچہ اسکے والدین ابھی عیسائی ہیں لیکن وہ خود اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ خاکسار نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے روشناس کرایا اور مختصراً اسلامی عبادات اور دوسرے امور سے واقفیت بہم پہنچائی۔ ظہور مسیح موعودؑ سے متعلق ایک کتاب اسے پڑھنے کے لئے دی۔ چنانچہ وہ ایک جمعہ کو آئی اور باقاعدہ بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی جس پر اسے نمازِ جمعہ کے بعد کلمہ شہادت اور بیعت کے دوسرے الفاظ کہلوائے گئے۔ اس کا نام سلمیٰ منصورہ گروٹے رکھا گیا گروٹے اس کا خاندانی نام ہے۔

اسی طرح دو جرمن میاں بیوی جو عرصہ دو سال سے دل سے مسلمان تھے اور ابھی بیعت نہیں کی تھی بیعت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ ان کے اسلامی ناموں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہر سہ نومبائعین کو اسلام پر استقامت بخشے۔

آمین

خاکسار فضل الٰہی انوری
مبلغ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

کسرِ صلیب کا ایک اور ثبوت

(مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب ربوہ)

جب اللہ تعالےٰ کسی غلط عقیدہ کی اصلاح کے لئے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اس کی آمد کے ساتھ ہی ایسے سامان پیدا کرنے شروع کر دیتا ہے جس سے اس غلط عقیدہ کی اصلاح میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے شواہد منصۂ شہود پر آنے لگتے ہیں جن سے خود بخود لوگوں کے ذہن غلط عقیدہ کی غلطی کو ماننے کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے کسرِ صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو ایسے شواہد مہیا کرنے شروع کر دئے جن سے حضرت مسیح ناصریؑ کے صلیب پر وفات پا جانے کا عقیدہ غلط ثابت ہونے لگا۔ حضور علیہ السلام کی بعثت سے لے کر اب تک بہت سے دلائل میسر آچکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ عیسائی دنیا کھلم کھلا اس بات کا اعتراف نہ کر لے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کی صلیبی موت ایک غلط عقیدہ ہے۔

چند ہی روز ہوئے مصر اور سوڈان کی ملتی ہوئی سرحدوں سے دعاؤں کی ایک کتاب (Hymn book) اور حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنے حواریوں سے ایک گفتگو کے کاغذات زمین سے کھود کر نکالے گئے ہیں۔ گفتگو کا جو ٹکڑا ملا ہے اور جسے امریکہ کے رسالہ ٹائم نے اپنی سات جنوری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں نقل کیا ہے وہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب سے زندہ اتارے گئے تھے اور "قبر" میں سے باہر نکل آنے کے بعد وہ اپنے حواریوں سے ملے اور انہوں نے صلیب کے متعلق گفتگو کی۔

لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ سے ایک "معمہ" حل کرنے کے لئے کہا گیا۔ حضرت مسیح نے فرمایا: "اے میرے منتخب پطرس۔ اور وہ جو میرے وارث ہونے والے ہو، میں نے آج تک تم سے کوئی بات چھپا کر نہیں رکھی۔ ہر بات جو تم نے پوچھی میں نے تمہیں بتا دی۔ اب بھی میں تم سے کوئی بات چھپا کر نہ رکھونگا۔" اس پر پطرس نے حضرت مسیحؑ سے عرض کی کہ آپ ہمیں صلیب کا معمہ سمجھائیں اور یہ کہ آپ قیامت کے روز صلیب کو اٹھاتے ہوئے کیوں آئیں گے۔ اس کے جواب میں مسیحؑ نے فرمایا: اے میرے منتخب پطرس۔ اور اے میرے بھائیو! آپ کو معلوم ہی ہے کہ جب میں صلیب پر تھا تو کیسے کیسے جھوٹ مجھ پر باندھے گئے۔ اور مجھ پر تھوکا گیا — اور تحقیر آمیز باتیں میرے خلاف کی گئیں —— یہی وجہ ہے کہ (قیامت کے روز) میں صلیب ہوئے آؤں گا تا کہ میں ان کو شرمندہ کر سکوں اور ان کا گناہ ان کے سر تھوپوں۔"

حقیقت یہ ہے کہ صلیب "معمہ" بنتا ہی اس صورت میں ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا جائے اور وہ وہاں سے زندہ اُتر آئیں۔ ورنہ تو صلیب پر چڑھ کر وہاں مر جانا کوئی معمہ والی بات نہیں۔

اسی طرح قیامت کے روز حضرت مسیح ناصری کا صلیب کے ذریعہ یہود کو شرمندہ کرنا اور ان کا گناہ انہیں کے سر تھوپ دینا صرف اس طرح ممکن ہے کہ مسیح صلیب سے زندہ اُتر آئے ہوں۔ اور یہود کی ساری کوششیں ناکام ہو گئی ہوں۔ اگر یہود کو یہ پتہ چلے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کی صلیب پر وفات نہیں ہوئی تو یقیناً ان کے لئے شرمندگی سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اور یہی بات انہیں بتا کر حضرت مسیح علیہ السلام ان کو شرمندہ کریں گے۔

الغرض یہ نئے کاغذات جو دستیاب ہوئے ہیں یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہر اسلامی ملک میں سازشیں کر کے غداروں کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں جو ایجی ٹیشن کر کے ملک میں امن قائم نہیں ہونے دیتے۔ یہ دشمنانِ دین و وطن حب الوطنی کا لبادہ پہن کر بھولے بھالے مسلمانوں کو طرح طرح کے بھلاوے دے کر پھسلا لیتے ہیں۔ زیادہ تر یہ غدار اکثر طلبہ اور حکومت کے مخالفین کو ہتھے چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حکومت کی ذرا ذرا سی بات پر نکتہ چینیاں کر کے ملک میں بے دلی پھیلاتے ہیں اور بجائے تعمیری تنقید کے جارحانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ دشمنوں کی مدد سے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرتے ہیں۔ اگر اسلامی ممالک کے لوگ اسلامی اُصولوں کو مدِ نظر رکھیں تو وہ دشمنانِ اسلام و وطن کے فریب میں نہیں آسکتے۔ اسلام میں ہر قسم کی ہڑتالیں جس میں بھوک ہڑتال بھی شامل ہے۔ حکومت کے خلاف ہر قسم کا جارحانہ اقدام یا باغیانہ پراپیگنڈہ سخت ممنوع ہے۔ افسوس ہے کہ آجکل بڑے بڑے علومِ دین کے ماہرین کہلانیوالے بھی ان سازشوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فتنہ انگیزی کو قتل سے بھی شدید تر جرم قرار دیا ہے۔

درخواستِ دُعا

میرے داماد محمد امین صاحب درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید۔ راولپنڈی)

روزنامہ الفضل کا "فضل عمرؓ نمبر"

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۶۶ء میں سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یاد میں الفضل کا ایک نہایت اہم خاص نمبر شائع ہو گا جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہو گا اور متعدد تصاویر سے بھی مزین ہو گا۔

جملہ اہلِ قلم حضرات سے درخواست ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان دینی قومی اور ملی کارناموں پر اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخری زمانہ کے مُصلح کے متعلق زرتشت نبیؐ کی پیشگوئی کا اصل مصداق کون ہے

(مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ) حال کیمبل پور)

روزنامہ الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۶۵ء میں خاکسار کا مضمون "آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق زرتشت نبی کی پیشگوئی اور اس کا ظہور" کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس میں حضرت زرتشت نبی نے خبر دی ہے کہ

"جب دین عرب کی عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو جائیگی تو باہمی تفرقہ کی وجہ سے اس دین کی ایسی شکل ہو جائیگی کہ وہ دین اگر بانیٔ دین کو دکھلا دیا جائے تو وہ اسکو پہچان نہ سکے گا اور تو اہل ایران کی ایسی حالت دیکھیگا کہ کوئی شخص ان سے دانشمندانہ بات نہ سن سکے گا۔ اور کچھ لوگ عقل کی بات کریں گے تو دوسرے لوگ ان کو اسلحہ جنگ سے جواب دیں گے اور ستائیں گے لوگوں کی اس بدکاری اور بدعملی کی وجہ سے کیشاہ یعنی شاہ بہرام کی مانند ایرانیوں میں سے ایک فرشتہ منش انسان کا ظہور ہوگا۔"

(ماہنامہ انشاء ڈائجسٹ فروری ۱۹۶۴ء کراچی)

اس پر عطاء اللہ خاں صاحب گلبرگ لاہور نے مندرجہ ذیل سوال لکھ بھیجا ہے:۔

"دین زردشت کی پیشگوئی کو آپ نے حضرت مرزا صاحب پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بہائی حضرات اسے امر بہائی کے بانی بہاء اللہ پر چسپاں کرتے ہیں اور حق بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ پیشگوئی میں موعود مصلح کا ایرانیوں میں سے اور ملک ایران میں پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ جب پیشگوئی میں صاف صاف الفاظ ایران اور ایرانیوں کے موجود ہیں پھر تاویل کرکے اسے حضرت مرزا صاحب پر چسپاں کرنا بے انصافی ہے۔ امید ہے آپ اسبارے میں مجھے (براہ راست) یا اخبار الفضل کے ذریعہ جواب دیں گے۔"

(دستخط عطاء اللہ خاں سائل ۱۵/۶/۶۵ء)

سائل کی خدمت میں جواباً گذارش ہے کہ حضرت زرتشت کی مذکورہ بالا پیشگوئی کو ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اسلئے چسپاں کیا ہے کہ اسکے صحیح مصداق وہی ٹھہرتے ہیں نہ کہ بہاء اللہ بانی بہائیت۔ اسکے وجوہ درج ذیل ہیں۔

مجدد اسلام نہ ناسخ اسلام

۱۔ پیشگوئی میں اول دین کے بگڑنے کا ذکر ہے کہ ایک ہزار سال کے بعد اس کی ایسی حالت ہو جائیگی کہ اگر بانیٔ دین کو بھی دکھلا دیا جائے تو وہ بھی اسے نہ پہچان سکے گا۔ اس کے بعد ایرانیوں میں سے ایک فرشتہ منش انسان کے ظہور کا ذکر جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ فرشتہ منش انسان اسلام کو ہی قائم کرنے کے لئے ظاہر ہوگا اور بدکاری کی جگہ نکوکاری پھیلانے کا موجب ہوگا اور یہ دعوےٰ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کیا ہے کہ میں دین عرب یعنی دین اسلام کی تجدید کے لئے آیا ہوں ان کا ایک الہام ہے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی دین اسلام کو زندہ کرنا اور شریعت محمدیہ کو قائم کرنا ہی میرا مقصد ہے اسکے مقابلہ میں بانی بہائیت بہاء اللہ نے دین عرب یعنی دین اسلام کی تجدید کی بجائے دین اسلام کو ہی منسوخ کر دیا ہے اور قرآن کی جگہ نئی کتاب و نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کیا ہے ہمارے نزدیک ایسا دعوےٰ کرنا یا اس حیثیت سے کسی مصلح کا ظاہر ہونا زرتشت کی مذکورہ پیشگوئی کے منشاء کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ پیشگوئی میں خاص طور پر پہلے دین عرب کے بگاڑ اور پھر مصلح کے ظہور کی خبر دینا اس امر پر قوی قرینہ ہے کہ اس موعود کا کام دین عرب کی تجدید بتلایا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر دین عرب میں بگاڑ اور تفرقہ کا پہلے خاص طور پر ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ بلکہ اس کی بجائے پیشگوئی میں یہ تصریح ہوتی کہ وہ موعود ایک نیا دین اور نئی کتاب لے کر آئے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ پیشگوئی میں نئے دین اور نئی کتاب لانے کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ یہ امر نہایت اہم تھا جس کا پیشگوئی میں ذکر آنا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئی میں خاص طور پر ان کے شارع نبی ہونے کا ذکر قدیم زرتشتی لٹریچر میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ دساتیر میں ساسان اول کے نامہ میں جہاں مذکورہ پیشگوئی درج کی گئی ہے جو کہ پہلوی زبان میں ہے اور جس کی ہر سطر کے نیچے اُس کا ترجمہ فارسی زبان میں دیا گیا ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروؤں کی فتوحات سے متعلق پیشگوئی درج کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ حضرت زرتشت نے فرمایا:۔

"وہ از ستانند جائے آتشکدہ
ہائے مدائن و گرد ہائے آں و توس
و بلخ و جاہائے بزرگ و آئین
گر ایشاں مردے باشد سخنور
سخن او در ہم پیچیدہ"

یعنی اور وہ (پیغمبر عرب کے پیرو ناقل) آتشکدوں کی جگہیں لے لیں گے۔ یعنی ایران پر قابض ہو جائیں گے۔ مدائن اور اسکے نواحی علاقے اور توس و بلخ اور مقدس مقامات پر قبضہ کریں گے۔ اور ان کا آئین گر یعنی (شارع نبی ناقل) خوب کلام والا ہوگا اور اس کا کلام بلیغ ہوگا۔

دساتیر کے جس نسخہ سے مذکورہ فارسی زبان (پہلوی سے ترجمہ شدہ) کی عبارت درج کی گئی ہے۔ ناصر الدین قاچار شاہ ایران کے عہد میں طبع ہوا ہے۔

اس پیشگوئی میں حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاص طور پر آئین گو یعنی شارع نبی کے ظہور کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ان کے دین میں ایک ہزار سال بعد بگاڑ پیدا ہونے پر جس مصلح کی آمد کا پیشگوئی میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں موعود کو آئین گو نہیں کہا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ کا مصلح آئین گر یعنی شارع نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا اس انداز میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ اسلام ہی کی تجدید کی غرض سے آئیگا۔ سو عرب کے شارع نبی کے بعد موعود آخر الزمان کی بابت پیشگوئی میں اسکے شارع ہونے کا ذکر نہ آنا اور دین عرب کے بگاڑ کے وقت [illegible] کو [illegible] دور کرنے کے لئے اس کے ظہور کی خبر دینا ظاہر کرتا ہے کہ زرتشت کی مذکورہ پیشگوئی کا اصل مصداق وہ مدعی ہے۔ جس نے دین عرب کی تجدید کا دعوےٰ کیا ہے نہ وہ مدعی جس نے نئی کتاب اور نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کیا

حامل مقام نبوت

۲۔ دوسری وجہ جس کی بناء پر ہم نے مذکورہ پیشگوئی کا حقیقی مصداق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قرار دیا ہے یہ ہے کہ زرتشتی لٹریچر میں آخری زمانہ کے اس مصلح کو پیغمبر قرار دیا گیا ہے۔ اور پیغمبر ہونے کا دعوےٰ خدا کے الہام کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے کیا نہ کہ جناب بہاء اللہ نے قدیم زرتشتی لٹریچر کی جس عبارت میں آنیوالے مصلح کو پیغمبر قرار دیا گیا ہے وہ عبارت مندرجہ بالا عبارت ہی کا حصہ ہے۔ جو دساتیر ساسان اول کے نامہ سے اوپر نقل کی گئی ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"چوں ہزار سال تازی آئین
را گذرد چناں شود آں آئین
از جدائی تا اگر بائین گر نمایند
نداندش"

ترجمہ: جب شریعت عربی پر ہزار سال گذر جائینگے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر اسے شارع علیہ السلام کے سامنے دکھلا دیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا۔ آگے لکھا ہے:۔

"در افتند در ہم و کنند خدا
پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در
آنہا افزوں شود، پس شما
یا بیہ خوبی را اگر ماند یکدم
از ہمین خروج انگیزم از کساں
تو کسے و آئین و آیپا قوبہ تو
رسانم دپیغمبری و پیشگوائی از
فرزندان تو برنگیرم"

(دساتیر صفحہ ۱۸۰ بحوالہ الفرقان جنوری ۱۹۵۷ء)

یعنی پھر اس نبی عربی (صلے اللہ علیہ وسلم ناقل) کی امت کے اندر انشقاق اختلاف پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے ان کے اندر خاک پرستی پیدا ہو جائے گی۔ پس تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں میں سے (یعنی فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری عزت و آبرو و دین کو دوبارہ زندہ کرے گا اور اسے قائم کرے گا۔ پھر پیغمبری اور پیشوائی رجو اسکے ذریعے جاری ہوگی ناقل) کو تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا (یعنی پھر پیغمبری دوبارہ ان میں ہمیشہ کے لئے جاری ہو گی۔) اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں جس فارسی الاصل موعود کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ وہ پیغمبر ہوگا اور اسکے ذریعہ پیغمبری دوبارہ جاری ہوگی اور پھر منقطع نہ ہوگی گویا اس موعود کے ذریعہ دور نبوت کا از سر نو آغاز ہوگا نہ یہ کہ وہ نبوت کے دور ہی کو ختم کرے گا۔ اور اسے آئندہ کے لئے منقطع قرار دے گا۔ (باقی)

دعائے مغفرت:۔ میری والدہ محترمہ (اہلیہ منشی احمد دین خان صاحب برق مرحوم) جو عرصہ سے بیمار تھیں ۲۲/۱۲ کو اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی تھیں ۱۹۰۹ء میں احمدیت قبول کی۔ احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبد الرزاق خان درد 36/F ایبٹ سینیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر (۴)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ لیکن ابھی تک اس کا خرچ پورا نہیں ہوا۔ جن جماعتوں نے اس کارِ خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں یا کم از کم ساٹھ فیصدی تک ادائیگی کر چکی ہیں۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ تمام جماعتیں سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیں گی۔ یہ فہرست باقساط شائع ہو رہی ہے تا بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ اور ان کی جانوں اور مالوں میں برکت ڈالے اور آئندہ اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جن جماعتوں کی وصولی کم ہے اور اسلئے ان کے نام ان فہرستوں میں نہیں آ سکے۔ انہیں چندہ جلسہ سالانہ کی پوری ادائیگی کی طرف فوری طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں تو ان کی ادائیگی کا بھی فکر کرنی چاہیئے۔ یہ لازمی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ والسلام

ج۔ ساٹھ فیصدی سے زیادہ ادائیگی (دوسری فہرست)

ضلع جہلم:۔ دوالمیال۔ بھون۔ پنڈ دادنخان۔ ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ۔ محمودہ

ضلع ہزارہ:۔ حویلیاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان:۔ بستی بزدار۔ بستی مندرانی۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۳۷۵ ضلع ملتان:۔ خانیوال۔ چک ۹۱ محمود آباد۔ چک ۱۰ چک ۱۹۰۔ چک ۳۵۷ چاہ شیخواد۔ بھینی مندابخش۔ ضلع منٹگمری:۔ عارف والا۔ چک ۳۰۔ چک ۵۵ محمود آباد۔ پاکپتن۔ بصیر پور۔ چک ۲۷۵۔ چک ۲۶۹

ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر۔ چک ۱۶۷ مراد۔ چک ۱۲۱ مراد۔ چک ۱۶۱ مراد۔ چک ۱۹۱۔

ضلع جیکب آباد:۔ جیکب آباد۔ ضلع بہاولپور:۔ چک ۱۹۲ مراد۔ اوچ شریف۔ چک ۲۳

ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۶۵۔ چک ۲ ڈیور۔ ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ بوٹے خان

ضلع لاڑکانہ:۔ کنڈیوشہر۔ ضلع دادو:۔ رادھن

ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نبی سر روڈ۔ ڈگری۔ ضلع حیدر آباد:۔ ٹنڈو جام ... مشرقی پاکستان:۔ نتاتی۔ ضلع خیرپور:۔ کرونڈی۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ شاکر قریشی صاحب۔ انچارج سول ڈسپنسری آدم وال ضلع رحیم یار خان اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔ (شاہ پور ضلع رحیم یار خان)

۲۔ چوہدری سردار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ موہن کے ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (ارشاد اللہ)

۳۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص اور غریب پرور دوست چوہدری عطا محمد صاحب چیمہ بعارضہ لقوہ بیمار ہیں۔ (شیخ عبد الرشید خواجہ آف ماڈل۔ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ)

۴۔ خاکسار عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ علیم الدین فر چک ۱۱/۳۰ ضلع منٹگمری

۵۔ میری بھتیجی اہلیہ عبد الستار خان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (ایم عبد الرحمٰن احمدی سکرٹری اصلاح و ارشاد۔ ڈیرہ غازیخان)

۶۔ میرا پوتا بوجہ کالی کھانسی کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اور ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ (ماسٹر مرلاداد دار الیمن۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا پوتا اعتماد احمد مسعود ابن افتخار احمد تاج بی اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی سکول پاہڑیانوالی اچانک داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اکبر سقراط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہیگی ضلع گجرات)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی ایک اور قسط

تحریک جدید کے مالی جہاد میں سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین کے نام کی ایک اور قسط درج ذیل کی جاتی ہے

نام	مقام	رقم
مکرم سارجنٹ بشیر احمد صاحب رسالپور		۱۰ — ۰۰
” نذیر احمد صاحب ساجد معہ اہل و عیال رسالپور		۷۱ — ۷۵
” عبد المجید صاحب C.T.O.A	”	۵۴ — ۰۰
” ملک محمد عظیم صاحب محمودہ۔ ضلع جہلم	”	۱۰ — ۲۵
” راجہ غلام رسول صاحب ” ”	”	۱۰ — ۰۰
” ملک محمد الدین صاحب ” ”	”	۱۶ — ۰۰
” ملک عبد الکریم صاحب ” ”	”	۱۰ — ۲۵
” شیخ محمد حنیف صاحب	پشاور	۵۲ — ۰۰
” ڈاکٹر غلام اللہ صاحب	”	۱۳۰ — ۰۰
” مستری فقیر محمد صاحب	”	۱۳۰ — ۰۰
” حاجی بختیار احمد صاحب	”	۲۱۶ — ۰۰
” نیاز قطب بٹ صاحب	”	۱۵ — ۰۰
” منصور احمد صاحب خالد	”	۲۳ — ۰۰
” مبشر احمد صاحب لیکچرار	”	۳۰ — ۰۰
” مولوی محمد اجمل صاحب		۱۱ — ۰۰
” اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد الغفار صاحب	”	۱۰ — ۵۰
” بشیر الدین صاحب ساجی	”	۱۸ — ۰۰
” لطیف احمد صاحب سنوری	”	۱۲ — ۰۰
” محمد سلیم خان صاحب	”	۱۴ — ۵۰
” ریاض احمد صاحب گھمن	”	۴۱۳ — ۰۰
” عبد الماجد صاحب ملحقہ سوسائٹی	کراچی	۲۰۰ — ۰۰
” چوہدری سلطان محمود صاحب چک ۴۷ رحیم یار خان		۶۰ — ۰۰
” میجر حمید احمد کلیم صاحب	ربوہ	۲۸۵ — ۷۵
” چوہدری صلاح الدین صاحب مینیجر محمد آباد		۴۲ — ۷۵
” ” محمد حسین صاحب اوڈیٹر	”	۳۱ — ۰۰
” ” نذیر احمد صاحب مکینک	”	۸۰ — ۰۰
” ” محمد شریف صاحب	”	۱۵ — ۰۰
” ” دریا خان صاحب	”	۱۳ — ۵۰
” منشی محمد عبد اللہ صاحب	”	۳۲ — ۰۰
” منشی سلطان احمد صاحب	”	۶۰ — ۰۰
” منشی سردار محمد صاحب	”	۲۵ — ۰۰
” چوہدری پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ	”	۹۶ — ۵۰
” شیخ گلزار احمد صاحب اوکاڑہ		۱۲ — ۵۰
” شیخ سعید احمد صاحب	”	۱۲ — ۰۰
” شیخ ناصر احمد صاحب	”	۱۵ — ۱۲

(بمراسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

دانت مفت نکلوائیے

گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی خرابی کیلئے انٹی پائیوریا ۱۰/-

دانتوں کے ٹھس اور بھربھرے پن کیلئے انیمی کیوین ۱۰/-

دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور ۲/- ۲/-

● لاہور ہیومیو سنٹر ۲ ماڈل ٹاؤن ایمد مارکیٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ

● لائلپور کیور ہیومیو سنٹر ۱۲ القائمہ بلڈنگ سٹور کچہری بازار

● ربوہ کیور ہیومیو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو پینڈ کمپنی گول بازار

تفصیلات کے لئے لٹریچر مفت حاصل کریں۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم شیخ شریف احمد کا نکاح ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲ دسمبر ۶۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عشاء عزیزی سعیدہ خانم بنت شیخ عنایت اللہ صاحب آف اوکاڑہ سے بعوض ۲۵۰۰ روپے حق مہر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

شیخ نثار احمد سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر بذریعہ تحریر مع تفصیل کے آگاہ فرمادیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۸۰۵۱:۔ میں رحیم بی بی بیوہ لبھو صاحب قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گزارہ میرے لڑکوں پر ہے۔ میرا خاوند عرصہ سے فوت ہو چکا ہے اور نہ ہی مجھے کوئی آمد ہے۔ میری جائیداد سوائے حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے اور نقد مبلغ ۴۰ روپے کل ۷۲/- روپے ہیں۔ حق مہر کی رقم میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کی ہوئی ہے یعنی مبلغ ۷۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جس کے اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت ہوگی اس کے علاوہ اگر کوئی آمد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ نیز زیورات میرے پاس نہیں ہیں جو تھے وہ خرچ ہو گئے ہوئے ہیں۔ ۔ نشان انگوٹھا موصیہ رحیم بی بی بیوہ لبھو حال ربوہ معرفت مرزا نذیر علی صاحب۔

گواہ شد۔ نشان انگوٹھا ولی محمد ولد لبھو صاحب حال ربوہ

گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی دارالصدر شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۸۰۵۲:۔ میں وسیم احمد ولد چوہدری محفوظ الرحمن صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جو اس وقت ۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد وسیم احمد بیت الشاد دارالصدر غربی ب۔ ربوہ

گواہ شد:۔ محفوظ الرحمن ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ بیت الشاد دارالصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد:۔ مطیع الرحمن ولد چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

نمبر ۱۸۰۵۵:۔ میں ماسٹر غوث بخش ولد اللہ رکھیو قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن گوٹھ ریجی ڈاکخانہ ملکیانی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کسی قسم کی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ چونکہ والد صاحب بقید حیات ہیں ان کے ترکہ سے جو بھی میرے حصے آئے یا میں خود آئندہ پیدا کروں۔ اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو۔ اس وقت مجھے ملازمت کے طور پر ماہوار تنخواہ ۲۸۰/- روپے ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت بتاریخ یکم جون ۱۹۶۵ء سے نافذ کی جائے۔ العبد غوث بخش ولد اللہ رکھیو۔ شیخ حال ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی سکول۔ مورو ضلع نواب شاہ۔

گواہ شد:۔ حاجی قمر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد بواسطہ مورو سندھ

گواہ شد:۔ عبدالرحمن ولد حاجی پیر بخش جماعت احمدیہ نواب شاہ۔ مورو ضلع نواب شاہ

نمبر ۱۸۰۵۶:۔ میں مجید احمد ولد برکت علی قوم جٹ بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۵۶۵ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرے والدین بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو وظیفہ کی صورت میں مبلغ ۴۵ روپے ماہوار محکمہ تعلیم کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد۔ مجید احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب ساکن چک ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ حال فضل عمر ہوسٹل۔ ربوہ

گواہ شد:۔ بدر الدین معلم وقف جدید چک ۵۶۵

گواہ شد:۔ اللہ بخش صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۸۰۵۷:۔ میں انوری بیگم زوجہ عنایت محمد قوم شیخ پیشہ دائی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۶ء ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائیداد درج ذیل ہے صرف ۴ ماشے طلائی بالیاں کانوں والی مالیتی ۳۳ روپے جو اس وقت میری ملکیت ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے ہے۔ اپنی مذکورہ جائیداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر اس کے بعد جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو خاوند سے تعلقات خراب ہونے کی وجہ سے وصول ہونے کی امید نہیں۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا انوری بیگم۔

گواہ شد:۔ رمضان علی صدر دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالباری قیوم واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

نمبر ۱۸۰۵۸:۔ میں منور رحمان بنت خواجہ عبدالرحمن قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرخان ڈاکخانہ گوجرخان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ مجھے اس وقت محترم والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد ماہوار جو بھی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ منور رحمان بنت خواجہ عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ گوجرخان متعلمہ ایم اے گرلز تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ حکیم رحمت اللہ کارکن وکالت مال تحریک جدید۔ ربوہ

گواہ شد:۔ بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

نمبر ۱۸۰۵۹:۔ میں ثریا لطیف بنت شیخ عبداللطیف قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۱/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مجھے اس وقت محترم والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

الامۃ:۔ ثریا لطیف

گواہ شد:۔ شیخ عبداللطیف (والد موصیہ)

گواہ شد:۔ چوہدری ظفر اللہ خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لائلپور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینیجر

سے

خط و کتابت کیا کریں

قرآنِ کریم کا چرچا عام کرنے کیلئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہم تقریر کا اقتباس

(فرمودہ ۲۹-۱ اپریل سنہ ۱۹۴۶ بعد نماز مغرب)

"پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو قرآن کریم حفظ کرانا چاہتے ہیں مگر کہا کہ جو دوست بھی ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کیجئے بچے پر بوجھ پڑ جائے گا۔ اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھ لیں میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ بات ہے کہ کچھ لوگ شیطان کے قائمقام ہوتے ہیں وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری کی وجہ سے ایسے لوگوں کو دلیر کر دیتے ہیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی عبداللہ بن ابی بن سلول جیسے لوگ ہوتے تھے اور وہ لوگ ایسی باتیں کرتے تھے جن کے نتیجہ میں دین کی تنظیم اور اس کی ترقی کے راستے میں روکیں پیدا ہوں یا پیدا ہوں تو کوئی روک حائل ہو جائے اسی طرح آج کل بھی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں پھر بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو دین کی ترقی کو دیکھ ہی نہیں سکتیں۔ بعض طبائع حسد رکھتی ہیں۔ اور جب دیکھتی ہیں کہ کوئی شخص قرآن حفظ کر رہا ہے یا دین کی طرف توجہ کر رہا ہے تو وہ ڈرتے ہیں کہ اگر اسی طرح یہ طریق جاری رہا تو لوگ ہم پر الزام لگائیں گے کہ تمہارے حالات بھی تو ایسے ہی تھے۔ تم نے یہ کام کیوں نہ کیا۔ اس وجہ سے ان کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور اس ڈر سے کہ ہم پر کوئی الزام عائد نہ کرے وہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کو نیک کام کرنے سے ورغلا دیں .....

صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ چار پانچ حفاظ مقرر کرے۔ جن کا کام یہ ہو کہ وہ مساجد میں نمازیں بھی پڑھایا کریں۔ اور لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھائیں۔ اسی طرح پر جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے ان کو ترجمہ پڑھا دیں۔ اگر صبح و شام وہ محلوں میں وہ قرآن پڑھاتے رہیں تو قرآن کریم کی تعلیم بھی عام ہو جائے گی اور یہاں مجلس میں بھی جب کوئی ضرورت پیش آئے گی تو ان سے کام لیا جا سکے گا۔ بہرحال قرآن کریم کی تعلیم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے۔ انجمن کو چاہیئے کہ وہ انہیں اتنا کافی گزارہ دے کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر گزارہ کر سکیں۔ پہلے دو چار آدمی رکھ لئے جائیں۔ پھر رفتہ رفتہ اس تعداد کو بڑھایا جائے۔ حفاظ نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے۔ اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں اگر یہ لوگ قاری ہوں تو اور بھی اچھی بات ہے کیونکہ غیر قاری سے قرآن حفظ کرانے میں نقص رہ جاتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک بچہ میرے پاس آیا جو بہت ذہین معلوم ہوتا ہے اس کی بہن نے بتایا کہ میرے اس بھائی نے خود بخود آدھا سپارہ گھر میں حفظ کر لیا ہے میں نے کہا گھر میں اپنے طور پر حفظ نہ کرانا ورنہ تلفظ کی غلطیاں پختہ ہو جائیں گی۔ اور پھر ان کا دور کرنا مشکل ہوگا۔ جس نے قرآن کریم حفظ کرنا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی اچھے حافظ یا قاری کی نگرانی میں حفظ کرے تاکہ وہ صحیح طور پر حفظ کر سکے۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۶۵ء)

کلام محمود

تیری تعلیم میں کیا جادو بھرا ہے مرزا
جس سے حیوان بھی انسان ہوئے جاتے ہیں
سنگدل عیب نظر آتے تھے جن کو اس میں
وہ بھی اب عاشقِ قرآن ہوئے جاتے ہیں

(کلام محمود)

نیپال کے وزیر خارجہ سے مسٹر بھٹو کی اہم بات چیت

مسٹر بستا صدر کے نام شاہ نیپال کا پیغام لائے ہیں

کراچی۔ ۲۶ جنوری۔ نیپال کے وزیر خارجہ مسٹر بستا نے کل وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بات چیت میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد ڈائریکٹر جنرل ایم اے علوی۔ پاکستان میں نیپال کے سفیر مسٹر مدھو کمار ریل اور نیپال کی وزارت خارجہ کے ایک انڈر سیکرٹری نے بھی شرکت کی۔ خیال ہے کہ وزرائے خارجہ نے باہمی مفادات کے معاملات پر غور کیا اور دونوں ملکوں کے درمیان مختلف امور میں تعاون کا جائزہ لیا۔

نیپال کے وزیر خارجہ مسٹر بستا پاکستان کے ایک ہفتے کے دورے پر کل صبح کراچی پہنچے تھے۔ نیپال کی وزارت خارجہ کے ڈپٹی سیکرٹری مادھو کمار راول بھی وزیر خارجہ کے ساتھ ہیں۔

ہوائی اڈہ پر وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو چیف آف پروٹوکول میجر جنرل شوکت علی پاکستان میں نیپال کے سفیر اور دوسرے سفارتی نمائندوں نے مسٹر بستا کا خیر مقدم کیا نیپالی وزیر خارجہ نے کہا کہ وہ صدر ایوب سے ہفتہ کو ملاقات کریں گے اور انہیں شاہ نیپال کا ایک ذاتی پیغام دیں گے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے دورے سے پاکستان اور نیپال کے خوشگوار تعلقات مزید مستحکم ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات معمول پر آجانے سے پاکستان اور نیپال کے درمیان تجارت پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔ کیونکہ یہ تجارت بھارت کے راستے ہوتی ہے اور جنگ کی وجہ سے بالکل بند ہو گئی تھی۔

کراچی پہنچنے کے فوراً بعد مسٹر کوتھی ندی بستا قائد اعظم کے مزار پر گئے۔ اور وہاں پھولوں کی چادر چڑھائی اور اس کے بعد کاٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور گھریلو صنعتوں کا ڈیزائن سینٹر دیکھنے گئے۔ کل رات وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی۔

مسٹر کوتھی ندی بستا ۲۷ جنوری کو وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کے ساتھ لاہور جائیں گے۔ اس کے بعد وہ راولپنڈی اور پشاور بھی جائیں گے راولپنڈی میں وہ صدر ایوب سے ملاقات کریں گے اور شاہ نیپال کا پیغام دیں گے۔

محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف جموں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے خسر اور ماموں زاد بھائی محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف جموں ۲۲ جنوری ۱۹۶۶ء کو فالج کے حملہ سے سری نگر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صحابی تھے اور حضرت میاں فیض احمد صاحبؓ کے فرزند اکبر۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔)

شیخ عبداللہ کو رہا کرنے کی تجویز

سیالکوٹ ۲۶ جنوری۔ بھارتی حکومت شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقاء کو رہا کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعظم مسٹر جی ایم صادق اور نام نہاد صدر ریاست کرن سنگھ سے بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کی رہائی کے سلسلہ میں بات چیت کی ہے۔ لیکن ان دونوں نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ سردست شیخ عبداللہ کو رہا نہ کیا جائے۔

مسٹر جی ایم صادق اور کرن سنگھ کا کہنا ہے کہ اگر شیخ عبداللہ کو رہا کر دیا گیا تو تحریک آزادی زور پکڑ جائے گی۔ اور حالات ایک بار پھر قابو سے باہر ہو جائیں گے۔

مقبوضہ کشمیر کے سیاسی حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ شیخ عبداللہ کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴